اٹلی کے ٹیلیویژن سٹیشنوں کے ذریعے جو کچھ دکھایا جاتا ہے پاکستان میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن مغرب کے اس قدر گہرے اثرات کے باوجود راسخ العقیدہ مسلمان قیادت کی پرجوش، پرعزم اور پراعتماد تحریک نے الجزائر کی بہت بڑی اکثریت کو آغوشِ اسلام میں واپس لانے میں کامیابی حاصل کی اور تمام غیر منصفانہ انتخابی ہتھکنڈوں کے باوجود انتخابات کے ذریعے مثبت نتائج حاصل کئے۔ یہ کامیابیاں اس بات کی دلیل ہیں کہ انتخابی عمل سے مایوسی صحیح طرزِ فکر نہیں ہے۔ اگر انتخابات کے ذریعے مکمل انقلاب نہ بھی آئے تب بھی اس عمل سے گزرنا رائے عامہ کو ہموار کرنے کا مفید ذریعہ ہے۔

الجزائری تجربے سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ مغرب اور مسلمان ممالک میں براجمان مغرب کے حواری کبھی بھی اسلامی انقلاب کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر خوش قسمتی سے کوئی حکمران شاذلی بن جدید کی طرح حقائق کو تسلیم کرتے ہوئے مثبت رویہ اپنا بھی لے تو اسے استعفےٰ پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ لیکن عوام الناس مقصدِ حیات کے حصول کی خاطر تمام خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے اٹھ کھڑے ہوں تو پھر یہ فرمانِ الٰہی آفتاب نصف النہار کی طرح دکھائی دینے لگتا ہے کہ "اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ"۔ "اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا"۔ پھر ہر مومن دل کو یہ خوشخبری دی جانے لگتی ہے کہ "وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا" اس نے تم کو کھلی فتح عطا کر دی تاکہ ...... "تم کو زبردست نصرت بخشے"۔

اسلام کے بارے میں مغرب کے بُرے عزائم کی دوسری مثال افغانستان کے حالیہ واقعات ہیں۔ افغان جہاد نے پوری عالمی تاریخ کا رخ تبدیل کر دیا ہے۔ جس زمانے میں افغانستان کی اسلامی تحریک نے کمیونزم کی پیش قدمی کے سامنے بند باندھنے کا فیصلہ کیا تھا اس وقت امریکہ ویتنام میں اپنی شکست کے زخم چاٹ رہا تھا، اس میں ہرگز یہ ہمت نہیں تھی کہ وہ کسی دوسرے محاذ پر روس کے بالمقابل آسکے۔ افغانستان کی اسلامی تحریک نے ظاہر شاہ کے دور حکومت میں ہی کمیونسٹوں کے خلاف جدوجہد شروع کر دی تھی۔ ظاہر شاہ نے بظاہر کمیونسٹوں اور اسلامی تحریک کے درمیان غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کیا تھا مگر فی الحقیقت وہ کمیونسٹوں سے اتنا خائف نہیں تھا جتنا خوفزدہ وہ اسلامی تحریک سے تھا۔ کمیونسٹوں کو تو وہ ایک موہوم سا خطرہ سمجھتا تھا، مگر اسلامی تحریک کو اصل خطرہ سمجھتا تھا۔ وہ کچھ عرصہ کمیونسٹ طلبہ اور تحریکِ اسلامی کے نوجوانوں کو ایک

دوسرے کا توڑ کرنے کیلئے استعمال کرتا رہا، مگر افغانستان میں روس کی ریشہ دوانیوں کو روکنا اس کے بس کی بات نہیں تھی۔ نتیجتاً کمیونسٹوں کے حوصلے بڑھتے رہے، یہاں تک کہ انہوں نے داؤد کو آلہ کار بنا کر افغانستان میں انقلاب برپا کر دیا۔ کچھ عرصے بعد جب انہوں نے محسوس کیا کہ داؤد ان کے اثرات سے آزاد ہونے کی کوشش کر رہا ہے، تو وہ ۱۹۷۸ میں اسے ہٹا کر نور محمد ترہ کی کو لے آئے۔ پاکستان سمیت امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا۔ ہم نے ۱۹۷۸ کے کیمونسٹ انقلاب کے بعد کوشش کی تھی کہ جنرل ضیاء الحق مرحوم ترہ کی کے انقلاب کو تسلیم نہ کریں، اور اس کی حکومت مستحکم ہونے سے پہلے پہلے مجاہدینِ افغانستان کی مدد کرکے اس پر کاری ضرب لگانے پر آمادہ ہو جائیں۔ مگر کابل میں پاکستانی سفارت خانے کی رپورٹ کے مطابق مجاہدین کی مزاحمت عارضی اور چند روزہ تھی۔ ضیاء الحق مرحوم نے ہماری بات ماننے کے بجائے کابل میں پاکستانی سفارت خانے کی بات کو زیادہ اہمیت دی، اور یہ بھی کہا کہ امریکہ سمیت پورے مغربی بلاک اور اسلامی دنیا نے اسے تسلیم کر لیا ہے اس لئے صرف پاکستان کے لئے ممکن نہیں ہے کہ اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔

نور محمد ترہ کی کے خلاف اندرونی مزاحمت مسلسل بڑھتی گئی اور آخر کار کیمونسٹوں کے آپس میں اختلافات کی وجہ سے اس کی جگہ حفیظ اللہ امین نے حکومت پر قبضہ کر لیا۔ روس کو اپنے قابلِ اعتماد مہرے کے اس طرح ہٹا دیے جانے پر غصہ آیا اور اس نے براہِ راست مداخلت کرکے حفیظ اللہ امین کو ہٹا کر ببرک کارمل کو لابٹھایا جو اس وقت روس میں تھا۔ روس کی اس براہِ راست مداخلت کے بعد امریکہ کو بھی فکر لاحق ہونے لگی۔ اب اسے یہ خطرہ بھی سامنے دکھائی دینے لگا کہ افغانستان کو تختۂ جست بنا کر روس اچانک خلیج تک پہنچ سکتا ہے، اور اس طرح پوری دنیا کو تیل کے بحران میں مبتلا کرنے کی صلاحیت حاصل کر سکتا ہے۔ اگر افغانستان میں روس کو استحکام نصیب ہو جاتا تو اس وقت دنیا کا نقشہ بالکل مختلف ہوتا۔ تیل کے سرچشموں پر کنٹرول حاصل کرکے روس باآسانی اپنی اقتصادی مشکلات پر قابو پا سکتا تھا، اور مزید کچھ عرصے تک کیمونزم کی داخلی کمزوریوں کی پردہ پوشی کر سکتا تھا۔ اس عرصے میں وہ بحرِہند، جاپان اور یورپ میں اپنے اثرات کو مزید توسیع دے کر امریکہ کے بجائے خود پوری دنیا کا واحد پولیس مین بننے کا دعویدار بن سکتا تھا۔ مگر افغانوں نے تاریخ کو وہ رخ اختیار کرنے سے روک دیا۔ لیکن اب امریکہ یہ باطل دعویٰ کرنے لگا ہے کہ وہ پوری دنیا کی واحد سپر پاور ہے، دنیا کی تقدیر کا فیصلہ اسے ہی کرنا ہے۔ امریکہ یہ حیثیت اختیار کرنے کے بعد افغانستان کے مجاہد رہنماؤں کا اپنی سرزمین پر حکومت کرنے

کا حق بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ افغانستان میں ایک اسلامی حکومت برسرِاقتدار آئے۔ اس کی کوشش ہے کہ افغانستان کو اس وقت تک باہمی جنگ و جدل کا شکار بنائے رکھے جب تک تمام افغان گروہ امریکہ کی مسلّط کردہ حکومت کو قبول نہ کرلیں۔ امریکہ نے اس گھناؤنے منصوبے کی خاطر اقوامِ متحدہ کے فارمولے کے ذریعے یہ لازم قرار دیا ہے کہ مختلف افغان فریق آپس میں بات چیت کریں' مختلف فریقوں سے اس کی مراد ہے نجیب اللہ' ظاہر شاہ اور مجاہدین۔ امریکہ چاہتا ہے کہ اس کھیل کی آڑ لے کر وہ اپنا من پسند حکمران افغانستان پر مسلّط کردے' بالکل اسی طرح جس طرح پہلے روس اپنے کھلونوں کو وہاں مسلّط کرتا رہا ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ اس پورے کھیل میں پاکستان' سعودی عرب اور ایران کے حکمران بھی اپنی اپنی مصلحت کی خاطر امریکہ کی پیروی کر رہے ہیں' حالانکہ یہ رویہ نہ صرف افغانستان کے ساتھ دغا اور بے وفائی بلکہ پاکستان کے مفاد کے بھی خلاف ہے۔ یہ پالیسی اختیار کرنا پاکستان کی ملّی اور قومی اُمنگوں کا خون کرنا ہے۔ امریکہ اگر اپنے مکروہ عزائم میں کامیاب ہوتا ہے تو ایک طرف تو افغانستان وسط ایشیا کے مسلمانوں کو قیادت فراہم کرنے کے تاریخی کردار سے محروم ہو جائے گا' اور دوسری طرف پاکستان بھارت اور افغانستان کی پاک مخالف حکومتوں کے درمیان سینڈوچ ہو جائے گا۔ پھر پاکستانیوں کی یہ تمنا کبھی بھی پوری نہیں ہو سکے گی کہ وہ افغانستان اور وسطی ایشیا کے مسلمانوں کا اتحاد حاصل کرکے اس علاقے سے بھارتی بالادستی کا خواب پریشان کردے اور کشمیری مسلمانوں کو ان کی آزادی سے ہمکنار کردے۔

امریکہ اور مغربی ممالک کے اسلام دشمن عزائم کا تیسرا کھلا مظہر پاکستان میں نظر آتا ہے۔ ابھی حال ہی میں امریکی سینیٹر پریسلر نے بھارت اور پاکستان کا دورہ کیا تو اسے نہ تو اسرائیلی یہودی بم نظر آیا نہ بھارتی ہندو بم دکھائی دیا۔ اسے دکھائی دیا تو پاکستان کا متوقع اسلامی بم۔ اس بم کا خطرہ اسے اس قدر سنگین لگا کہ پاکستان کی قوت اسے ایک عظیم اسلامی بلاک میں بدلتی دکھائی دی۔ اس نے کہا کہ پاکستان' افغانستان' ایران' ترکی اور وسطی ایشیا کے ۶ ممالک اگر مل گئے تو یہ ایک بڑا اسلامی بلاک ثابت ہوں گے جس کے پاس ایٹمی صلاحیت بھی ہوگی۔ مستقبل کی اس قوت سے دنیا کو فوری خطرہ لاحق ہے۔ بھارت خطرات میں گھر گیا ہے' وہ مسلمانوں کے دائرہ سطوت میں پھنس کر رہ جائے گا۔ اس نے یہ بھی کہہ دیا کہ امریکی امداد حاصل کرنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ پاکستان برسرِعام اپنی ایٹمی تنصیبات کو تباہ کردے۔ جب اس سے اخبار